ایک تاثر

از۔۔۔بتول فاطمہ

کہتے ہیں کہ تحریر اچھی ہوتو وہ دل میں بس جاتی ہے اور اگر کہانی کار اُسے پوری ایمانداری سے برتے تو پھر وہ روح میں اُتر جاتی ہے اور ایک تاثر ذہن میں چھوڑ جاتی ہے جو اُس کا احساس تا یاداشت دلاتا رہتا ہے ایسا ہی کچھ بلند اقبال صاحب کی تحریروں میں ملتا ہے۔کہانی کو کس خوبصورتی کے ساتھ بنا جائے اور ضربیں کب اور کتنی لگانا چاہیے یہ بلند اقبال صاحب کا خاص کمال ہے۔اُن کی ضربوں میں بلاشبہ آواز کم ہوتی ہے مگر چوٹ اندر تک پہنچتی ہے۔

ہر افسانے کا خاکہ اُس کے پلاٹ، اسلوب، تکنیک کے گھیرے میں تیار ہوتا ہے۔اُس کی زبان، اُس کی دلچسپی یقینی طور پر برقرار رکھتی ہے اور اُس کا بیان روانی کا محتاج ہوتا ہے۔کلائمکس میں اُس کے جسم کی آزادی اور اُس کی روح کا قاری کے ساتھ روحانی سفر شروع ہو جاتا ہے اور عموماً یہ معجزے کہانی کی طوالت پر منحصر ہوتے ہیں مگر اختصار میں یہ ساری باتیں یکجا کرنے کا نام بلند صاحب کا افسانہ ہے۔

کہانیوں کے اچھوتے کردار اور عام مسائل جو زندگیوں کا اہم حصہ ہے ادب کی تہذیب میں بڑی ہی خوبصورتی کے ساتھ پرو کر سجاتے ہیں۔اپنے کرداروں کے نفسیات کو بڑے ہی نازک طریقے سے Deal کرتے ہیں۔اُن کے کردار تماشائی نہیں ہیں اور نا ہی خود نمائی کے فریب میں مبتلا ہیں اور نا ہی جھوٹے ڈھکوسلوں کے وارث ہیں جو پیڑھی در پیڑھی پوری دیانت داری کے ساتھ پہنچاتے ہیں بلکہ نہایت سچے اور Practicle ہیں جو اپنے نفس کے نہیں بلکہ اپنے ضمیر کے غلام ہیں۔پھر چاہے وہ زرینہ ہو یا رحیم داد، یا دین محمد، علی بخش، اور محمد شجاع ہو سبھی اپنی بھرپور سوچ و فکر کا عکس لیے نظر آتے ہیں جو ان کے کرداروں کی غمازی کرتا ہے اور قاری ان کے ساتھ شامل ہو کر گویا ان کا ہو جاتا ہے۔

ادب کو اگر سائنس میں شامل کیا جائے تو شاید کوئی میل نہ ہو لیکن سائنس ادب میں شامل ہو جائے تو پھر رجحان، زندگی سب میں طوفانی تبدیلی آسکتی ہے۔سوچوں کی پرتیں ذہنوں کو کھول کر رکھ دے گی۔بلند صاحب کی کہانیاں آج کی کہانیاں ہیں جو اطراف کی پریشانیوں، مسائل اور ضرورتوں پر انحصار کرتی ہیں۔جس کا موضوع اور نتیجہ اور فکر سائنسی ہے۔کچھ ان کا گھرانہ اور کچھ ان کا پروفیشن یقینی طور سے اس کا سبب ہے۔

ان کے قلم کی روانی اور اسلوب نہایت منفرد ہے جو قاری کو تو جوڑے ہی رکھتا ہے مگر ایک پل کو بھی اپنی کہانیوں کے

کرداروں سے ہٹنے نہیں دیتا بلکہ قاری کو بھی اُس کا انجام سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔

اچھوتے پلاٹ اور معیاری تخلیق سے لبریز یہ قلم ضرور اپنے قدم ادب کے دبستان کے سب سے معتبر مقام پر جمائے گا

☆☆☆